السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر میرے والدین مجھے یہ حکم دے کہ میں اپنے اچھے دوستوں اور نیک ساتھیوں کوچھوڑدوں اور عمرہ ادا کرنے کے لیے ان کے ساتھ سفر نہ کروں' حالانکہ مجھے یہ علم ہے کہ میں شرعی احکام کی پابندی کے راستہ پر چل رہاہوں توکیا اس حالت میں والدین کی اطاعت مجھ پر واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں جن میں اپ کا نقصان ہوتا ہو والدین کی اطاعت واجب نہیں ہے 'کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((انما الطاعة فی المعروف-) (صحیح البخاري' اخبار الاحاد' باب ماجاء فی اجازة خبر الواحد۔۔۔۔الخ' ح: و صحیح مسلم' الامارة' باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة۔۔۔۔الخ' ح: ۱۸٤))

''اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے۔''

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لاطاعة لمخلوق فی المعصیة الخالق) (شرح السنة للبغوي: ۱-/٤٤' ح: ۲٤٥٥ والمعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/۱۷-' ح: ۳۸۱))

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت (جائز ہی) نہیں ہے۔''

جو آپ کو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے منع کرے اس کی اطاعت نہ کرو خواہ وہ والدین ہوں یا کوئی اور۔۔۔اسی طرح برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کے بارے میں نھی کسی کی اطاعت نہ کرو۔ البتہ اپنے والدین سے بہت شائستگی اوراحسن انداز میں بات کریں مثلاً آاس طرح کہیں کہ اباجان! بات اس طرح ہے کہ۔ امی جان! یہ لوگ بہت اچھے ہیں میں ان سے استفادہ کرتا ہوں۔ یعنی آپ ان سے شائستگی اوراحسن انداز میں گفتگو کریں 'درشتی اور سختی سے بات نہ کریں اوراگر وہ آپ کو منع کریں توآپ انہیں یہ نہ بتائیں کہ آپ نیک لوگوں کی پیروی کرتے ہیں اوران سے تعلق رکھتے ہیں اوراگر ماں باپ ناپسند کرتے ہوں توآپ انہیں یہ بھی نہ بتائیں کہ آپ ان کے ساتھ سفر پر جارہے ہیں۔ آپ ان کی اطاعت صرف نیک کاموں میں کریں۔ اگر ماں باپ آپ کو برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیں یاشراب نوشی یا سگریٹ نوشی یا زنا یا اس طرح کے دیگر گناہ کے کاموں کا حکم دیں تو نہ ان کی اور نہ کسی اور کی بات مانیں؛ جیساکہ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے ثابت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص227

محدث فتویٰ